نحنُ انصاراللہ

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 341)

جون 2026ء، محرم، صفر 1448ھ، وفا 1405ہش
www.nahnuansarullah.ca

نگران

شاہد منصور صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ

سہیل احمد ثاقب نائب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا

مینیجر

محمد موسیٰ قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا

مدیران

غلام مصباح بلوچ قائد تربیت و نائب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا،
امتیاز احمد سراء، معتز القزق

معاونین

کاشف بن ارشد نائب قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا،
مسعود احمد نائب قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا

خصوصی دعاؤں کی تحریک

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ایک رؤیا کی روشنی میں احباب جماعت کو خصوصی دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا: اگر احباب جماعت مندرجہ ذیل دعاؤں کا ورد کریں گے تو ایک محفوظ قلعے میں محفوظ ہو جائیں گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہوسکتا۔ اس قلعے کی دیواریں لوہے کی ہیں اور آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ پس کوئی سوراخ ایسا نہیں رہے گا جہاں سے شیطان حملہ کر سکے۔

نمبر 1: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

ہر بڑا فرد جماعت 200 دفعہ روزانہ پڑھے۔

15 سے 25 سال کے ممبران جماعت (کم از کم) 100 دفعہ روزانہ پڑھیں

بچے (کم از کم) 33 دفعہ روزانہ پڑھیں - چھوٹی عمر کے بچے تین، چار دفعہ روزانہ (والدین پڑھائیں)

نمبر 2: استغفار (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ)-

100 دفعہ روزانہ

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح میں یہ بھی شامل کرتا ہوں

نمبر 3: رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي

100 دفعہ روزانہ

حضور انور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا: ان دنوں میں جبکہ شیطان ہر حیلے سے بحیثیت جماعت بھی اور مجموعی طور پر ہمارے پر حملے کرنے کی کوشش کر رہا ہے، عمومی طور پر دنیا میں بھی اس سے بچنے کے لیے ایک ہی ذریعہ ہے کہ خاص طور پر دعاؤں پر زور دیں اور صرف جلسے کے دنوں میں نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے یہ درود شریف اور ذکر الٰہی، یہ ورود اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں اور اس پر ہر ایک کو، بچے کو، بڑے کو، عورت کو، مرد کو، سب کو توجہ دینی چاہیے۔

(خطبہ جمعہ 23 اگست 2024)

بین الاقوامی اشاعت حوالہ نمبر ISSN 2560-886X (Print) ISSN 2560-8878 (Online)
رابطہ : editor@ansar.ca / ishaat@ansar.ca / Tel: 905-417-1800

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

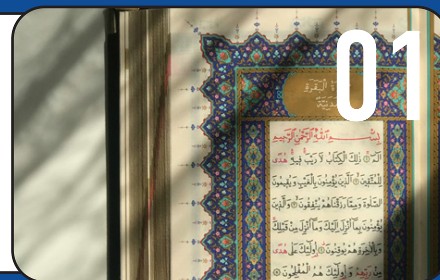
01 قال اللہ عزّ وجل

02 قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

03 کلام المہدی علیہ السلام

04 کلام الامام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

05 فارسی منظوم کلام
حضرت مسیح موعود علیہ السلام

06 محترم مرزا منور احمد صاحب
مبلغ امریکہ

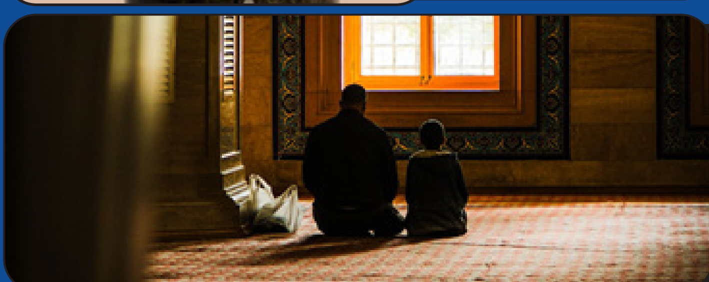
09 مال و اولاد اللہ کی یاد
سے غافل نہ کریں
(محمد وسیم الدین)

13 زاویة العرب

قال اللہ عزّ وجل

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۲﴾ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۳﴾
هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ
ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۴﴾ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ
اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۵﴾ (سورۃ الاحزاب آیات نمبر 14 تا 54)

ترجمہ از تفسیر صغیر:

اے مومنو! اللہ کا ذکر بہت کیا کرو۔ اور صبح شام اس کی تسبیح کیا کرو۔ وہی ہے جو تم پر اپنی رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں تا کہ (اس کا نتیجہ یہ نکلے کہ) وہ تم کو اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے اور وہ مومنوں پر بار بار رحم کرنے والا ہے۔ ان کو جب وہ اس سے ملیں گے دعا کا تحفہ سلامتی کی شکل میں ملے گا اور وہ ان کے لئے ایک بڑا عزت والا بدلہ تیار کرے گا۔

تفسیر: حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

”پس جب تک ہم کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے نہ ہوں ہر وقت اس کی یاد میں اپنی زندگی کے لمحات نہ گزار نے والے ہوں صبح و شام اس کی تسبیح اور اس کی تحمید کرنے والے نہ ہوں اس کے پاک اور مقدس نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجیں اس وقت تک ہم اس کی تائید، اس کی رحمت اور اس کے فرشتوں کی تائید اور نصرت حاصل نہیں کر سکتے اور جب تک ایسا نہ ہو جائے اس وقت تک شیطانی اندھیروں سے نجات حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے نور کی دنیا میں ہم داخل نہیں ہو سکتے۔

خصوصاً اس زمانہ میں جبکہ ایک نہایت ہی اہم اور مقدس فریضہ ہمارے ذمہ لگایا گیا ہے اور وہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنا اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہر انسانی دل میں پیدا کرنا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ وہ اسلام کو تمام دنیا پر غالب کرے گا انشاء اللہ یہ اس کی تقدیر ہے جو ہمارے ذریعہ یا ایک اور ایسی احمدی قوم کے ذریعہ سے جو ہم سے زیادہ اپنے اللہ کی آواز پر لبیک کہنے والی ہو پورا کرے گا۔

اس سلسلہ میں بہت سی ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں ایک بڑی اہم بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ ہم کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے ہوں۔“

(خطبات ناصر جلد دوم صفحہ 78-77 بحوالہ تفسیر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ مطبوعہ بعنوان انوار القرآن جلد سوم صفحہ 74-73)

© www.pexels.com

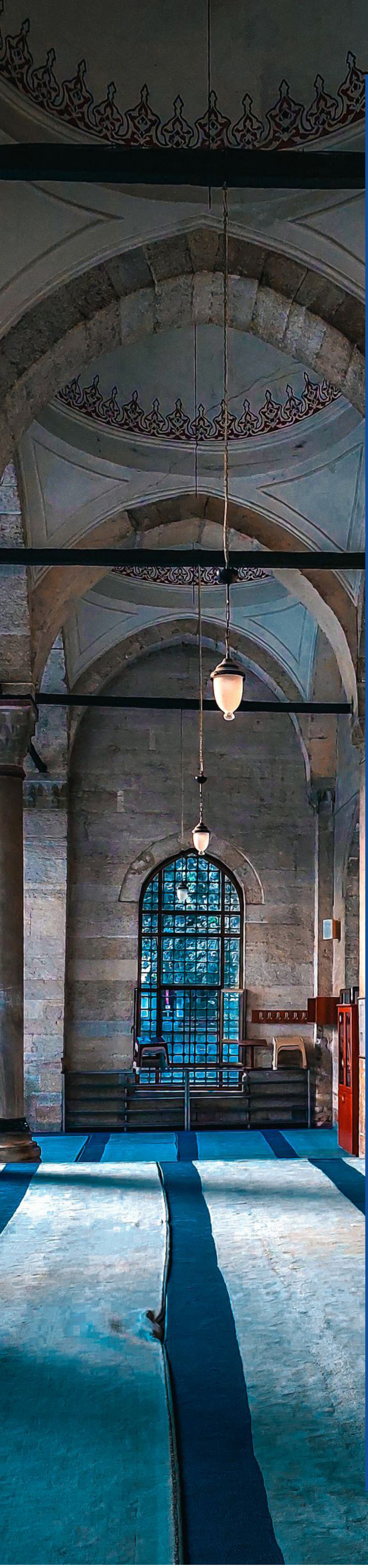

قال الرسول ﷺ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ - رضی اللہ عنہ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَا اَيُّهَا اَلنَّاسُ! اَفْشُوا السَّلَامَ وَصِلُوا اَلْاَرْحَامَ، وَاَطْعِمُوا اَلطَّعَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔ (جامع ترمذی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! سلام کو رواج دو، ضرورت مند کو کھانا کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ اگر تم ایسا کرو گے تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی ابواب صفۃ القیمۃ)

تشریح: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں:

"پس آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس شعار اسلام کو اتنا رواج دیں کہ یہ احمدی کی پہچان بن جائے۔ اس کے لئے خود بھی کوشش کریں اور اپنے بیوی بچوں کو بھی کہیں ان دنوں میں، جلسہ کے دنوں میں دعاؤں کے ساتھ جہاں وقت گزار رہے ہوں گے، جلسے کی کارروائی سننے میں جہاں وقت گزار رہے ہوں گے، وہاں ہر ملنے والے کو سلامتی کی بھی دعا دیں تا کہ اس مجمع میں، یہاں جو لوگ اکٹھے ہوئے ہیں ان میں جو دینی اور روحانی حالت کی بہتری کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں، یہاں جو آپ آپس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق رشتہ محبت واخوت قائم کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں اس رشتے کی مضبوطی کے لئے سلامتی کی دعائیں بھی بھیجیں۔ دنیا میں ہر جگہ احمدی پاک دل کے ساتھ ایک دوسرے کو سلامتی کی دعائیں دینا شروع کر دیں تو بہت جلد اس یکجہتی اور دعاؤں کی وجہ سے انشاء اللہ تعالیٰ آپ احمدیت کی ترقی کو دیکھیں گے۔ دنیا میں آج اور جگہ بھی جلسے ہو رہے ہیں۔ ہر جگہ ان جلسوں کو سلامتی کے پیغام سے بھر دیں۔ ان ملکوں میں جب آپ اسلام کے اس امن اور سلامتی کے پیغام کو پھیلائیں گے تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ دعوت الی اللہ میں بھی آسانیاں پیدا ہوں گی، لوگوں سے رابطوں میں بھی آسانیاں پیدا ہوں گی۔ اس لئے اس ملک میں رہنے والے ہر احمدی کا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ جس طرح ان لوگوں نے آپ کو اپنے ملک میں رہنے اور کمانے، اپنے حالات بہتر بنانے کی اجازت دی ہے اور ایک احسان کیا ہے کہ بہت سوں کے حالات اپنے ملک میں اتنے اچھے نہیں تھے یہاں کی نسبت تو اس احسان کا بدلہ اتارنے کے لئے آپ کا فرض بنتا ہے کہ اس خوبصورت تعلیم پر عمل کرتے ہوئے جو اسلام نے آپ کو دی ہے، جس کو اس زمانے میں صحیح رنگ میں ہمارے سامنے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھا ہے۔ اس کو ان لوگوں تک پہنچائیں۔ اسلام سلامتی کا پیغام ہے، ہر احمدی کو اس کو دنیا میں پھیلانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔"
(خطبہ جمعہ 3 ستمبر 2004ء)

کلام المہدی
علیہ السلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے ۔ ماسوا اس کے اس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لیے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لیے طیار ہو رہے ہیں اور اسلام کے تفرقہ مذاہب سے بہت لرزاں اور ہراساں ہیں۔ چنانچہ انہیں دنوں میں ایک انگریز کی میرے نام چٹھی آئی جس میں لکھا تھا کہ آپ تمام جانداروں پر رحم رکھتے ہیں۔ اور ہم بھی انسان ہیں اور مستحق رحم ۔ کیونکہ دین اسلام قبول کر چکے اور اسلام کی سچی اور صحیح تعلیم سے اب تک بے خبر ہیں ۔سو بھائیو یقیناً سمجھو کہ یہ ہمارے لیے ہی جماعت طیار ہونے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا۔ انشاء اللہ القدیر سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔ خدا تعالیٰ نے آسمان پر یہی چاہا ہے۔ اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے۔ سولازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے۔ ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لیے قومیں طیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں ۔عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ اس مذہب میں نہ نیچریت کا نشان رہے گا اور نہ نیچر کے تفریط پسند اور اوہام پرست مخالفوں کا، نہ خوارق کے انکار کرنے والے باقی رہیں گے، اور نہ ان میں بیہودہ اور بے اصل اور مخالف قرآن روایتوں کو ملانے والے۔ اور خدا تعالیٰ اس امت وسط کے لیے بین بین کی راہ زمین پر قائم کر دے گا۔ وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا۔ وہی راہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلائی تھی۔ وہی ہدایت جو ابتدا سے صدیق اور شہید اور صلحاء پاتے رہے۔ یہی ہو گا۔ضرور یہی ہو گا۔جس کے کان سُننے کے ہوں سنے ۔ مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے۔ بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لیے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم وغم دور فرمادے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور ان کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کو ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اُس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطا اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى

الراقم خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپورہ عفی اللہ عنہ

(17/دسمبر 1892ء) (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 360 تا 362)

کلام الامام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”جلسہ سالانہ کی غرض کو سامنے رکھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بیان فرمائی ہے اور یہ غرض وہی ہے جو بیعت کی غرض ہے۔ بیعت کرنے کے بعد دنیاوی دھندوں میں پڑ کر انسان عموماً اپنے اصل مقصد کو بھول جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار نصیحت کرنے کو ضروری قرار دیا ہے کہ اس سے ہر اُس شخص کو جس کے دل میں ایمان ہے، فائدہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاِنَّ الذِّکۡرٰی تَنۡفَعُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ (الذاریٰت: 56) پس یقیناً نصیحت مومنوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ پس یہ جلسہ بھی نصیحت کرنے، یاد دہانی کروانے کے لئے منعقد کیا جاتا ہے یا یہ جلسے دنیا میں ہر جگہ منعقد کئے جاتے ہیں۔ یہ بتانے کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں کہ اس زمانے کے امام کی بیعت میں آ کر پھر اپنے عہد کو یاد کرو، اپنے عہد بیعت کو یاد کرو۔ اگر دنیاوی مصروفیات کی وجہ کچھ کمزوریاں پیدا ہو گئی ہیں تو اب نئے سرے سے نصائح سن کر علمی اور تربیتی وعظ و نصائح اور تقاریر سن کر پھر اپنی دینی حالتوں کی طرف توجہ کرو۔ اکٹھے مل بیٹھ کر ایک دوسرے کی نیکیاں جذب کرنے کی کوشش کرو اور برائیوں کو دور کرو۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جلسے کے دوران اپنی ذاتی باتوں کی طرف توجہ نہ ہو بلکہ تمام پروگرام، جتنے بھی ہیں، ان کو سننے کے دوران بھی اور ان کے بعد بھی زیادہ تر وقت دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں گزارنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ یہ سوچ کر شامل ہونا چاہئے کہ ہم اس روحانی ماحول میں دو تین دن گزار کر اپنے عہدِ بیعت کی تجدید کر رہے ہیں تا کہ ہمارے ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جائیں۔ تا کہ ہم تقویٰ میں ترقی کریں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18/ مئی 2012ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 8/ جون 2012ء صفحہ 5)

© www.pexels.com

فارسی منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سپاس آن خداوند یکتائے را
بمہر و بمه عالم آرائے را
اُس بے مثل خداوند کا شکر ہے جس نے دنیا کو چاند اور سورج سے آراستہ کیا

بہر لحظه امید یاری ازوست
بہر حالتی دوستداری ازدوست
ہمیں ہر وقت اُس کی طرف سے مدد کی امید ہے اور ہر حالت میں اُسی سے محبت کا تعلق ہے

جہان جمله یک صنعت آباد اوست
خنک نیک بختی که دریاد اوست
سارا جہاں اُسی کی کاریگری کا مظہر ہے خوش قسمت ہے وہ نیک بخت جو اُس کی یاد میں رہتا ہے

رسول خدا پرتو از نور اوست
ہمه خیر ما زیر مقدور اوست
رسول اللہ اس کے نور کا پرتو ہیں اور ہماری ساری بھلائیاں انہیں کے ساتھ وابستہ ہیں

ہماں سرورو سید و نور جان
محمدؐ کزو بست نقش جہان
وہی سردار، سید اور جان کا نور محمد ہے جس کی وجہ سے جہان کی تخلیق ہوئی

بشر کے بُدے از ملک نیکتر
نه بودے اگر چون محمد بشر
انسان فرشتے سے کیوں کر بڑھ جاتا اگر محمد سا بشر پیدا نہ ہوتا

دلش ہست نورانی و سرمدی
بتابد درو فره ایزدی
اُس کا دل نورانی اور ازلی ہے اور اس میں خدا کی عظمت اور شان چمکتی ہے

کسے کش بود مصطفٰے رہنما
سر بخت او باشد اندر سما
وہ شخص جس کا رہنما مصطفٰی ہو اس کا نصیبہ بلندی میں آسمان تک پہنچتا ہے

پُر از یاد او ہست جان و دلم
بخواب اندر اندیشه ہم نگسلم
میرے جان و دل اُس کی یاد سے معمور ہیں خواب میں بھی مجھے کوئی دوسرا خیال نہیں آتا

(درثمین فارسی جلد دوم صفحہ 547,548)

محترم مرزا منور احمد صاحب۔ مبلغ امریکہ

محترم مرزا منور احمد صاحب کا نام بھی ان مبلغین میں شامل ہے جنہوں نے میدان عمل میں تبلیغی خدمات سرانجام دیتے ہوئے جان دے دی اور درجۂ شہادت کا اعزاز پایا۔ آپ حضرت مرزا محمد شفیع صاحب رضی اللہ عنہ (ولادت: 1877ء۔ بیعت: 1901ء۔ وفات: 1945ء) آف دہلی کے بیٹے تھے اور آپ کی بڑی بہن محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ کی شادی حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ سے ہوئی، حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ انہی کی بیٹی تھیں۔

محترم مرزا منور احمد صاحب 29/اپریل 1917ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد 1938ء میں پنجاب یونیورسٹی سے عربی میں اعلیٰ ڈگری حاصل کی جس کے بعد اپنی زندگی وقف کر دی۔ واقف زندگی بننے کے بعد جبکہ آپ قادیان میں مبلغ کی ٹریننگ حاصل کر رہے تھے، آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ کے آغاز سے ہی بڑی اہم پوزیشنز پر کام کرنے کا موقع ملا، آپ کو زیادہ تر بطور مہتمم مال خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کی امریکہ روانگی کے وقت مجلس خدام الاحمدیہ نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں اپنے ایڈریس میں کہا کہ ”مرزا منور احمد صاحب مجلس کے سرگرم کارکن رہے ہیں اور انہیں سالہا سال تک کئی شعبوں میں اعلیٰ کام کرنے کا موقعہ ملتا رہا ہے۔“ (الفضل 14/مئی 1946ء صفحہ 5)

1946ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ کو بطور مبلغ امریکہ جانے کا ارشاد فرمایا چنانچہ آپ 5/جولائی 1946ء کو قادیان سے روانہ ہوئے، اخبار الفضل لکھتا ہے: ”آج صبح کی گاڑی سے مکرم مرزا منور احمد صاحب مولوی فاضل مجاہد امریکہ تبلیغ اسلام کے لیے اور مکرم چودھری عبدالمجید صاحب بھٹی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے عازم امریکہ ہوئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت میر محمد اسماعیل صاحب اور دوسرے بہت سے احباب سٹیشن پر جمع تھے، انہوں نے اپنے مجاہد بھائی کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے اور نعرہ تکبیر کے درمیان انہیں روانہ کیا گیا۔“ (الفضل 6/جولائی 1946ء صفحہ 1) امریکہ پہنچنے کے بعد آپ کی تقرری پٹس برگ میں ہوئی۔ امریکہ میں ان دنوں گنتی کے چند مبلغین تھے اس لیے ہر ایک مبلغ کا حلقہ دور تک پھیلا ہوا تھا۔ آپ کی تعیناتی گو کہ پٹس برگ میں تھی لیکن Baltimore، Dayton وغیرہ بھی آپ کے ہی حلقے میں تھے۔

آپ نے بڑی محنت اور خوش خلقی سے مختصر سے عرصہ میں مقامی احمدیوں میں زبردست حرکت پیدا کر دی۔ پٹس برگ کے علاوہ اس کے مضافاتی علاقوں Braddock، Homestead اور Duquesne میں باقاعدہ تعلیمی و تبلیغی کلاسز کا انعقاد کیا۔ پٹس برگ کے سیکرٹری جماعت برادر احمد شہید صاحب کے ہاں گیارہ سال کے بعد پہلا بچہ پیدا ہوا تو آپ نے ہسپتال میں جا کر نومولود کے کانوں میں اذان دی۔ (الفضل 31/فروری 7491ء صفحہ 5) اسی طرح امریکہ کے شہر بالٹی مور میں ایک مخلص احمدی مسٹر عبدالکریم صاحب کی وفات ہوگئی تو آپ قریبًا اڑھائی سو میل کا فاصلہ طے کر کے وہاں پہنچے اور تجہیز و تکفین کے سامان کیے اور اس کے متعلق اسلامی تعلیم بھی بتائی جس سے عیسائیوں پر ایک خاص اثر پڑا کہ اسلام تکلفات اور اسراف سے بچا کر سادگی کی تعلیم دیتا ہے۔ (الفضل 24/فروری 1947ء صفحہ 5)

© www.pexels.com

Moslem Missionary in Pittsburgh

—Post-Gazette Photo

Mirza M. Ahmad, Moslem missionary, and Webster Avenue Mosque.

Newspapers by Ancestry
https://www.newspapers.com/image/412200199/
The Dayton Herald (Dayton, Ohio) · Wed, Apr 2, 1947 · Page 32
Downloaded on Dec 4, 2024

Creed Has Peace Aim

Indian Moslem Missionary Addresses Dayton Followers

Mirza Monawar Ahmad, Ahmadiyya Moslem missionary, spoke last night to members of the Ahmadiyya Moslem mosque, 216 South Euclid avenue.

A native of Qadian, India, Mr. Ahmad is associated with the Pittsburgh office of the religious group, which includes Dayton in its territory. He has been in the United States for seven months.

"'Islam,' in Moslem terminology, means 'peace,'" Mr. Ahmad said today. "We Moslems strive for Islam in the fields of politics, economics and sociology.

"Politically, we seek freedom and toleration. That is, no domination by one group, section, community or nation over another.

"Economically, we teach co-operation, rather than exploitation, between different sections of the human family.

"Socially, Islam enjoins equality of everybody before the law and before God."

MIRZA MONAWAR AHMAD

Valley In Brief

Brothers Held For Auto Theft At Greenville

Copyright © 2024 Newspapers.com. All Rights Reserved.

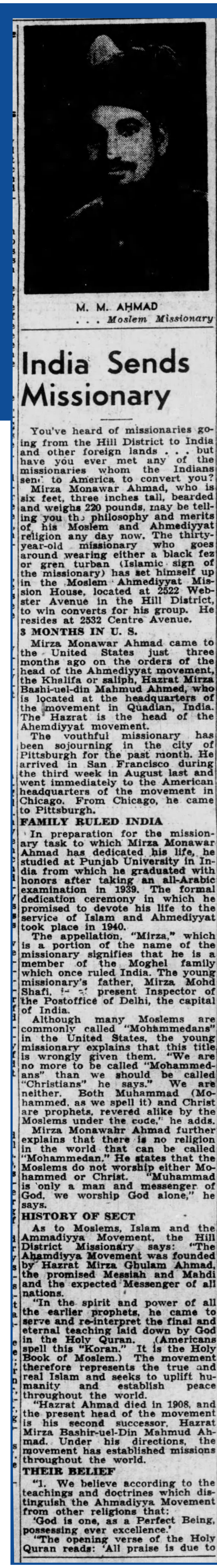

M. M. AHMAD
. . . Moslem Missionary

India Sends Missionary

You've heard of missionaries going from the Hill District to India and other foreign lands . . . but have you ever met any of the missionaries whom the Indians sent to America to convert you?

Mirza Monawar Ahmad, who is six feet, three inches tall, bearded and weighs 220 pounds, may be telling you the philosophy and merits of his Moslem and Ahmediyyat religion any day now. The thirty-year-old missionary who goes around wearing either a black fez or gren turban (Islamic sign of the missionary) has set himself up in the Moslem Ahmediyyat Mission House, located at 2522 Webster Avenue in the Hill District, to win converts for his group. He resides at 2532 Centre Avenue.

3 MONTHS IN U. S.

Mirza Monawar Ahmad came to the United States just three months ago on the orders of the head of the Ahmediyyat movement, the Khalifa or saliph, Hazrat Mirza Bashi-uel-din Mahmud Ahmed, who is located at the headquarters of the movement in Quadian, India. The Hazrat is the head of the Ahemdiyyat movement.

The vouthful missionary has been sojourning in the city of Pittsburgh for the past month. He arrived in San Francisco during the third week in August last and went immediately to the American headquarters of the movement in Chicago. From Chicago, he came to Pittsburgh.

FAMILY RULED INDIA

In preparation for the missionary task to which Mirza Monawar Ahmad has dedicated his life, he studied at Punjab University in India from which he graduated with honors after taking an all-Arabic examination in 1939. The formal dedication ceremony in which he promised to devote his life to the service of Islam and Ahmediyyat took place in 1940.

The appellation, "Mirza," which is a portion of the name of the missionary signifies that he is a member of the Moghel family which once ruled India. The young missionary's father, Mirza Mohd Shafi, [illegible] present Inspector of the Postoffice of Delhi, the capital of India.

Although many Moslems are commonly called "Mohammedans" in the United States, the young missionary explains that this title is wrongly given them. "We are no more to be called "Mohammedans" than we should be called "Christians" he says." We are neither. Both Muhammad (Mohammed, as we spell it) and Christ are prophets, revered alike by the Moslems under the code," he adds.

Mirza Monawahr Ahmad further explains that there is no religion in the world that can be called "Mohammedan." He states that the Moslems do not worship either Mohammed or Christ. "Muhammad is only a man and messenger of God, we worship God alone," he says.

HISTORY OF SECT

As to Moslems, Islam and the Ammadiyya Movement, the Hill District Missionary says: "The Ahamdiyya Movement was founded by Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, the promised Messiah and Mahdi and the expected Messenger of all nations.

"In the spirit and power of all the earlier prophets, he came to serve and re-interpret the final and eternal teaching laid down by God in the Holy Quran. (Americans spell this "Koran." It is the Holy Book of Moslem.) The movement therefore represents the true and real Islam and seeks to uplift humanity and establish peace throughout the world.

"Hazrat Ahmad died in 1908, and the present head of the movement is his second successor, Hazrat Mirza Bashir-uel-Din Mahmud Ahmad. Under his directions, the movement has established missions throughout the world.

THEIR BELIEF

"1. We believe according to the teachings and doctrines which distinguish the Ahmadiyya Movement from other religions that:

'God is one, as a Perfect Being, possessing ever excellence.'

"The opening verse of the Holy Quran reads: 'All praise is due to

جب آپ قادیان سے روانہ ہوئے تھے اس سے ایک سال قبل ہی آپ کے والد صاحب کی وفات ہوئی تھی۔ جب امریکہ پہنچے اور 1947ء میں ہندوستان پاکستان الگ ہوئے تو آپ کے بھائی محترم مرزا احمد شفیع صاحب 14 ؍اکتوبر 1947ء کو قادیان کی حفاظت کرتے ہوئے ظالم دشمنوں کی گولی کا نشانہ بنے اور شہید ہوگئے۔ آپ کے بہنوئی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے 18؍جولائی 1947ء کو وفات پائی۔ آپ کی معمر والدہ صاحبہ کو بڑھاپے میں تقسیم ملک کے وقت نقل مکانی جیسی تکلیف سے گزرنا پڑا۔ آپ نے امریکہ جیسے دور دراز ملک میں بیٹھے میدان عمل کے دوران یہ سخت صدمے برداشت کرتے ہوئے خدمت دین میں کوئی کمی واقع نہ ہونے دی۔ خدمت اسلام کے لیے آپ کی اس والہانہ جدوجہد کو دیکھتے ہوئے پٹس برگ کے اخبار Pittsburgh Post-Gazette نے اپنی 12 ؍جنوری 1948ء کی اشاعت میں صفحہ نمبر 31 پر آپ کی تصویر کے ساتھ آپ کا انٹرویو شائع کیا جسے Moslem Mission Here Claims 40 Converts کا عنوان دیا۔

آپ دیوانہ وار اپنے مفوضہ امور سرانجام دے رہے تھے کہ یکا یک بیمار ہوگئے اور ٹیومر کے عارضہ میں مبتلا ہوگئے جس کے اپریشن کی غرض سے آپ کو پٹس برگ کے Passavant ہسپتال میں داخل کرایا گیا لیکن ٹیومر کا زہر انتڑیوں میں پوری طرح سرایت کرنے کی وجہ سے اپریشن کے بعد کمزوری انتہا تک پہنچ گئی اور آپ نے مورخہ 15؍ستمبر 1948ء کو بعمر 31 سال وفات پائی۔

آپ کی وفات پٹس برگ کے مشہور Passavant ہسپتال میں ہوئی اور آپ کی تدفین پٹس برگ کے مضافات میں واقع قبرستان Greenwood Cemetery میں مدفون ہوئے۔ آپ کی وفات کی خبر پٹس برگ کے اخبار The Pittsburgh Press میں (مورخہ 18؍ستمبر 1948ء صفحہ 2) بھی شائع ہوئی۔ اخبار نے لکھا:

Mr. Ahmad, who was only 31, had been active in his efforts to found a Moslem organization here.

محترم خلیل احمد ناصر صاحب مبلغ سلسلہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ (جو کہ اُن دنوں کوئٹہ میں تھے) کی خدمت میں بذریعہ تار پہلے علالت کی اطلاع دی اور پھر وفات کی خبر بھیجی اور تجہیز و تکفین کے متعلق حضورؓ کی ہدایات چاہیں جس کے جواب میں حضورؓ نے پیغام بھجوایا: ”بحری تار آج موصول ہوا، انا للہ و انا الیہ راجعون۔ فی الحال امانت کے طور پر سپرد خاک کر دیا جائے۔“ (الفضل 22؍ستمبر 1948ء صفحہ 4) حضورؓ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 24؍ستمبر 1948ء بمقام رتن باغ لاہور میں آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا:

اخبار The Pittsburgh Press میں آپ کی وفات کی خبر

”مرزا منور احمد صاحب کا کام نہایت اعلیٰ درجہ کا تھا اور امریکہ کی جماعتوں میں انہی کی جماعت کو ان سے زیادہ محبت تھی.....جب ڈاکٹروں نے جسم میں خون داخل کرنے کا فیصلہ کیا تو ان کے علاقہ کے نومسلموں میں سے عورتوں اور مردوں کی ایک بڑی تعداد نے اپنا خون پیش کر دیا اور چونکہ ان کی ٹائپ کا خون ملتا نہیں تھا اس لئے جس نومسلم کو یہ معلوم ہو جاتا کہ میرا خون مرزا منور احمد کے خون کے مشابہ ہے تو وہ بے انتہا خوش ہوتا..... یہ چیز اس بات کی علامت ہے کہ خدا

تعالیٰ کے فضل سے امریکہ کی جماعت اخلاص میں ترقی کر رہی ہے اور یہ مرحوم کے نیک نمونہ کا ایک زبردست ثبوت ہے۔“

(الفضل 6/ اکتوبر 1948ء صفحہ 6)

آپ کی وفات پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ نے بھی ایک مفصل مضمون لکھا اور آپ کی نسبت فرمایا:

”..... پس مَیں یہ بات بغیر کسی مبالغہ کے کہہ سکتا ہوں کہ مرحوم ایک بہت مخلص اور نیک اور ہونہار اور محبت کرنے والا اور جذبۂ خدمت و قربانی سے معمور نوجوان تھا۔ دن ہو یا رات، دھوپ ہو یا بارش، جب بھی انہیں کوئی ڈیوٹی سپرد کی جاتی تھی وہ کمال مستعدی اور اخلاص کے ساتھ اس ڈیوٹی کو سرانجام دینے کے لیے لبیک لبیک کہتے ہوئے آگے آجاتے تھے اور پھر اپنے مفوضہ کام کو اس درجہ توجّہ اور سمجھ کے ساتھ سرانجام دیتے تھے کہ دل خوش ہو جاتا تھا اور زبان سے بے اختیار دعا نکلتی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسی نیکی کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی زندگی وقف کرنے اور پھر بلاد امریکہ میں وطن سے بارہ ہزار میل دور جاکر فریضۂ تبلیغ بجالانے کی سعادت عطا کی۔ موت تو ہر انسان کے لیے مقدر ہے مگر مبارک ہے وہ نوجوان جسے یہ سعادت کی زندگی عطا ہوئی اور مبارک ہیں وہ والدین جنہیں خدا نے ایسا نیک اور خادم دین بچہ عطا کیا۔“

(الفضل 19/ ستمبر 1948ء صفحہ 3)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2102ء میں جب امریکہ دورہ پر تشریف لائے تو پٹس برگ میں واقع اس مجاہد اسلام کی قبر پر بھی تشریف لے گئے اور دعا کی۔

پتے کی بات

سُن اے عزیز مرے، مجھ سے اِک پتے کی بات
نہیں حیات سے بڑھ کر کوئی متاعِ حیات
بتا رہی ہیں تجھے تیری نبض کی ضربات
پلٹ کے آ نہ سکیں گے یہ عمر کے لمحات
گزار لمحہ بھی اپنا، تُو نہ کبھی بے کار
کہ جانے کب تجھے آ گھیریں موت کے سکرات
ہے تیرے نام یہ پیغامِ سورۂ وَ العصر
اُلٹ کے دیکھتا رہ اپنی زیست کے صفحات
کبھی غموں کے تھپیڑے کبھی خوشی پہ خوشی
وہ کون ہے کہ رہے جس کے ایک سے حالات

کہیں پہ نغمۂ شادی کہیں پہ نوحۂ مرگ
اسی تضاد میں مضمر ہے زندگی کا ثبات
سِوا خدا کے ہر ایک شے پہ ہے فنا لازم
نہیں کسی کے لیے بھی یہاں دوامِ حیات
تُو اپنا رزق کما اپنے زورِ بازو سے
کسی کے آگے نہ پھیلے کبھی بھی تیرا ہات
ہے نچلے ہاتھ سے اُوپر کا ہاتھ ہی بہتر
خدا کرے رہے اُوپر ترا یدِ خیرات
ہے تیرے درد کا درماں فقط دعا صدیقؔ
اگرچہ قابلِ افسوس ہیں ترے حالات

(محترم محمد صدیق امرتسری صاحب مرحوم۔ مبلغ سلسلہ)
(الفضل 22/ جولائی 1975ء)

© https://unsplash.com/

مال و اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کریں

(محمد وسیم الدین۔ گویلف، ملٹن واٹرلو ریجن)

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار

انسان کی زندگی میں مال اور اولاد بے شک اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتیں ہیں، مگر یہی نعمتیں اُس وقت آزمائش بن جاتی ہیں جب وہ انسان کو اپنے خالق کی یاد سے غافل کر دیں۔ قرآنِ کریم بار بار مومن کو متنبہ کرتا ہے کہ دنیاوی مصروفیات اور تعلقات اُس کے روحانی سفر میں رکاوٹ نہ بنیں۔ ایک سچا مومن وہ ہے جو اپنی تمام تر کوششوں، محبتوں اور ترجیحات کے باوجود اللہ تعالیٰ کی عبادت، ذکر اور اطاعت کو سب سے مقدم رکھتا ہے۔ یہی وہ سنہری اصول ہے جو انسان کو دنیا کی فریب کاریوں سے بچا کر حقیقی کامیابی اور ابدی فلاح کی طرف لے جاتا ہے۔

اسی بنیادی حقیقت کو مزید گہرائی سے سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم قرآنِ کریم کی براہِ راست تعلیمات، رسولِ کریم ﷺ کے ارشاداتِ مبارکہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حکیمانہ نصائح اور حضرت خلیفۃ المسیح کے خطباتِ نورانیہ کا مطالعہ کریں۔ یہ تمام مقدس سرچشمے ہمیں واضح طور پر بتاتے ہیں کہ مال و دولت اور اولاد کی محبت اگر اللہ تعالیٰ کی یاد اور اُس کی اطاعت پر غالب آ جائے تو انسان خسارے میں پڑ جاتا ہے۔ لیکن اگر یہی نعمتیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع رہیں تو یہی انسان کے لیے نجات، برکت اور قربِ الٰہی کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ اب ہم انہی الہامی اور روحانی تعلیمات کی روشنی میں اس مضمون کی تفصیلی وضاحت پیش کرتے ہیں۔

قرآنِ کریم کی روشنی میں رہنمائی

قرآنِ کریم کی مبارک آیت، سورۃ المنافقون (سورۃ نمبر 63، آیت نمبر 10)، جو اس مضمون کے مرکزی موضوع مال و اولاد کے فتنہ اور ذکرِ الٰہی کی اہمیت، کی نہایت بلیغ وضاحت کرتی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ

”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ہمیں ایک بہت بڑی حقیقت کی طرف متوجہ فرماتا ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی نعمتیں—مال اور اولاد—اگر ہمیں اللہ کی یاد سے دور کر دیں تو یہی نعمتیں ہمارے لیے آزمائش بن جاتی ہیں۔

آج کے دور میں انسان اپنی روزمرہ زندگی میں اس قدر مصروف ہو چکا ہے کہ نماز، ذکرِ الٰہی اور دینی فرائض پسِ پشت چلے جاتے ہیں۔ ہم مال کمانے کی دوڑ میں لگے رہتے ہیں، اور اولاد کی بہتر دنیاوی تعلیم و تربیت کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں، لیکن اکثر ان کی دینی تربیت کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔

قرآن کریم ہمیں یاد دلاتا ہے کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ۚ وَإِنْ تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (سورۃ التغابن آیت 64)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً تمہارے ازواج میں سے اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں، پس ان

© www.pexels.com

سے بچ کر رہو۔ اور اگر تم عفو سے کام لو اور درگزر کرو اور معاف کر دو تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔"

یہ آیت بتاتی ہے کہ بعض اوقات بیوی اور اولاد انسان کو اللہ کی یاد سے غافل کر سکتے ہیں، اس لیے ہوشیار رہو اور پھر بھی ان کے ساتھ عفو و درگزر سے پیش آؤ۔

حدیث مبارکہ کی روشنی میں رہنمائی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمِ، وَالقَطِيفَةِ، وَالخَمِيصَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ»، وفي لفظ: «تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ، وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ، وَعَبْدُ الخَمِيصَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ، تَعِسَ وَانْتَكَسَ، وَإِذَا شِيكَ فَلاَ انْتَقَشَ، طُوبَى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ، أَشْعَثَ رَأْسُهُ، مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ، إِنْ كَانَ فِي الحِرَاسَةِ، كَانَ فِي الحِرَاسَةِ، وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ، إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ"

(صحیح بخاری، کتاب الجہاد، حدیث 2886 - 2887)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"دینار، درہم، قیمتی چادر اور نفیس لباس کا بندہ ہلاک ہو! اگر اسے دیا جائے تو خوش ہو جاتا ہے اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے۔"

ایک روایت میں ہے: "دینار کے بندے، درہم کے بندے اور نفیس لباس کے بندے پر ہلاکت ہو! اگر اسے کچھ مل جائے تو راضی ہو جاتا ہے اور اگر نہ ملے تو غصہ اور ناراضی ظاہر کرتا ہے۔ وہ ہلاک ہو اور اوندھا منہ گرے، اور اگر اسے کانٹا چبھ جائے تو نکالنے والا بھی نہ ملے۔ خوش خبری ہے اس بندے کے لیے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہو، اس کے بال بکھرے ہوئے ہوں اور اس کے قدم گرد آلود ہوں۔ اگر وہ پہرے پر مقرر ہو تو پہرے پر ہی رہے، اور اگر لشکر کے پچھلے حصے میں مقرر ہو تو وہیں رہے۔ اگر اجازت مانگے تو اسے اجازت نہ دی جائے، اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے۔"

جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَسْعَيَانِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ۔

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، حدیث نمبر 1955)

اردو ترجمہ: حسن اور حسین دوڑتے ہوئے نبیؐ کریم ﷺ کے پاس آئے، تو آپ نے انہیں اپنے سینے سے لگا لیا اور فرمایا: "بے شک اولاد (بعض اوقات) بخل کا سبب اور بزدلی کا موجب بنتی ہے۔"

ان احادیثِ مبارکہ میں رسولِ کریم ﷺ نے واضح فرمایا کہ جو شخص مال، دولت اور نفیس لباس کا غلام بن جائے، اس کی زندگی ہلاکت اور محرومی کا شکار ہو جاتی ہے کیونکہ اس کی خوشی اور ناراضی صرف دنیاوی فائدے سے وابستہ رہتی ہے۔ اس کے مقابل پر وہ مومن خوش نصیب ہے جو اخلاص کے ساتھ اللہ کی راہ میں محنت، قربانی اور خدمت کرتا ہے، چاہے اس کی ظاہری حالت سادہ ہو اور لوگ اسے اہمیت نہ دیں۔ اسی طرح آپ ﷺ نے یہ بھی بتایا کہ اولاد بعض اوقات انسان میں بخل اور کمزوری پیدا کر دیتی ہے، اس لیے مومن کو چاہیے کہ دنیاوی محبتوں میں اس قدر نہ ڈوبے کہ اللہ کی راہ میں قربانی اور اطاعت کمزور پڑ جائے، بلکہ تقویٰ، اخلاص اور اللہ کی رضا کو ہمیشہ مقدم رکھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کی روشنی میں

- حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"پس جب تک خالص خدا تعالےٰ ہی کے لئے نہیں ہو جاتا اور اس کی راہ میں ہر مصیبت کی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا صدق اور اخلاص کا رنگ پیدا ہونا مشکل ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کو جو یہ خطاب ملا یہ یونہی نہیں مل گیا تھا۔ اِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى کی آواز اس وقت آئی جبکہ وہ بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ عمل کو چاہتا اور عمل ہی سے راضی ہوتا ہے۔ اور عمل دُکھ سے آتا ہے۔ لیکن جب انسان خدا کے لئے دُکھ اُٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالےٰ اس کو دُکھ میں بھی نہیں ڈالتا۔ دیکھو۔ ابراہیم علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کے لئے اپنے بیٹے کو قربان کر دینا چاہا اور پوری تیاری کر لی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بیٹے کو بچا لیا۔"

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ نمبر 429)

جب تک انسان دل کی گہرائی سے اللہ تعالیٰ کا نہیں ہو جاتا اور اُس کی رضا کی خاطر ہر دکھ، ہر آزمائش اور ہر قسم کی قربانی کے لئے خود کو تیار نہیں کرتا، اُس وقت تک حقیقی اخلاص اور سچی وفاداری پیدا نہیں ہوتی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو "اِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى" کا عظیم لقب اسی لئے عطا ہوا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی سب سے قیمتی نعمت، اپنے بیٹے، کو بھی اللہ کی راہ میں قربان کرنے کا عملی عزم دکھایا۔ یہ اُن کے کامل ایمان، بے مثال اطاعت اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا ہونے کا روشن ثبوت تھا۔

• حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

" اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ "یعنی ہم تیری پرستش تو کرتے ہیں مگر کہاں حق پرستش ادا کر سکتے ہیں جب تک تیری طرف سے خاص مدد نہ ہو۔ خدا کو اپنا حقیقی محبوب قرار دے کر اس کی پرستش کرنا ہی ولایت ہے جس سے آگے کوئی درجہ نہیں مگر یہ درجہ بغیر اس کی مدد کے حاصل نہیں ہوسکتا۔ اُس کے حاصل ہونے کی یہ نشانی ہے کہ خدا کی عظمت دل میں بیٹھ جائے، خدا کی محبت دل میں بیٹھ جائے اور دل اُسی پر توکل کرے اور اُسی کو پسند کرے اور ہر ایک چیز پر اُسی کو اختیار کرے اور اپنی زندگی کا مقصد اُسی کی یاد کو سمجھے اور اگر ابراہیم کی طرح اپنے ہاتھ سے اپنی عزیز اولاد کے ذبح کرنے کا حکم ہو یا اپنے تئیں آگ میں ڈالنے کے لئے اشارہ ہو تو ایسے سخت احکام کو بھی محبت کے جوش سے بجالائے اور رضا جوئی اپنے آقائے کریم میں اس حد تک کوشش کرے کہ اُس کی اطاعت میں کوئی کسر باقی نہ رہے۔ یہ بہت تنگ دروازہ ہے اور یہ شربت بہت ہی تلخ شربت ہے۔ تھوڑے لوگ ہیں جو اس دروازہ میں سے داخل ہوتے اور اس شربت کو پیتے ہیں۔"(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 54-55)

اس کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی سچی محبت انسان سے ایسی قربانی کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ ابراہیم علیہ السلام کی طرح اپنی اولاد کی قربانی کے لیے بھی تیار ہو جائے، اور اگر آگ میں ڈالے جانے جیسی سخت آزمائش پیش آ جائے تو اس کے لیے بھی دل و جان سے آمادہ رہے۔ حقیقی ولایت اور کامل ایمان اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہر چیز پر مقدم کر لے اور اپنی خواہشات، محبتوں اور ترجیحات کو اس کی اطاعت کے تابع بنا دے۔

• اولاد کی اصلاح کے ضمن میں ایک اور قرآنی دعا اصلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي (الاحقاف: 16) کہ میرے بچوں کی بھی اصلاح فرما، کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے متعدد خطبات میں ہمیں اس موضوع کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں۔:

." آخرت کے لئے دولت اکٹھی کرو بجائے اس دنیا میں دولت بنانے کے۔ فرمایا کہ اگر یہ سوچ پیدا کر لو گے تو یہی مال اور دولت اور بیٹے اور وسیع کاروبار تمہارے لئے ایک بہترین اثاثہ بن جائیں گے۔ کیونکہ جو شخص اپنے مال و دولت کے ساتھ خدمت دین بھی کر رہا ہو اپنے ملک و قوم کی خدمت بھی کر رہا ہو، انسانیت کی خدمت بھی کر رہا ہو تو سمجھ لو کہ تم نے اپنے رب سے بہترین چیز حاصل کر لی اور ایسی چیزیں حاصل کر لیں جو مرنے کے بعد بھی تمہارے کام آئیں گی۔ اور اگر یہی وصف اپنی اولاد میں پیدا کر دو تو پھر دنیا نہ صرف تمہاری تعریف کر رہی ہو گی بلکہ تمہارے آباء و اجداد کے لئے بھی دعا کر رہی ہو گی، تمہارے لئے بھی دعا کرے گی اور تمہاری اولادوں کے لئے بھی دعا کرے گی۔ اس سے تمہاری نیکیوں میں اور اضافہ ہوتا چلا جائے گا اور تمہاری آخرت مزید سنورتی چلی جائے گی۔ تو یہ سوچ اور کوشش ہر مومن کی ہونی چاہئے، جس کو نہ صرف اپنی فکر رہے بلکہ اپنی نسلوں کی بھی فکر رہے۔ یہ سوچو کہ دنیا بھی کماؤ لیکن مقصد صرف اور صرف دنیا نہ ہو بلکہ جہاں اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق کا سوال پیدا ہوتا ہو تو اس وقت دنیا سے مکمل بے رغبتی ہو...۔"

یعنی ایک مومن کی پہچان یہ ہے کہ وہ دنیاوی مصروفیات کے باوجود اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر کو مقدم رکھتا ہے اور حقیقی مومن وہی ہے جو دین کو دنیا پر ہر حال میں مقدم رکھتا ہے۔

• حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"... تو بہر حال یہ لوگ ہیں جو قربانیاں کرنے والے ہیں۔ مال کی ان کو ضرورت ہے لیکن جو اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے والے ہیں۔ (خطبہ جمعہ 6,جنوری 2023ء)

آخر کار ایک مومن کی حقیقی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ دنیا کی ظاہری چمک دمک میں کھو کر اپنے اصل مقصدِ حیات کو نہ بھولے۔ مال و دولت اور اولاد یقیناً اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتیں ہیں، مگر ان نعمتوں کا صحیح استعمال تب ہی ممکن ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہر حال میں مقدم رکھے۔ جب دل میں خدا کی محبت راسخ ہو جائے، اس کی یاد زندگی کا مرکز بن جائے، اور انسان اپنی خواہشات، ترجیحات اور محبتوں کو دین کے تابع کر لے، تو یہی نعمتیں اس کے لیے برکت، نیکی اور دائمی فلاح کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ پس ہر مومن کو چاہیے کہ وہ اپنی اور اپنی نسلوں کی دینی تربیت کی فکر کرے، دنیا کمائے مگر دنیا کو مقصد نہ بنائے، اور ہر حال میں دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرتا رہے—کہ یہی وہ راستہ ہے جو انسان کو حقیقی کامیابی اور قربِ الٰہی تک پہنچاتا ہے۔

مجلس انصار اللہ کے کردار کے حوالے سے مال و اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کریں

مجلس انصار اللہ کا بنیادی کردار یہ ہے کہ وہ جماعت کے بزرگوں میں ایسا تقویٰ، اخلاص اور قربانی کا جذبہ پیدا کرے جو آنے والی نسلوں کے لیے عملی نمونہ بن جائے۔ ایک ناصر نہ صرف اپنی عبادت، اخلاق اور مالی قربانی میں اعلیٰ معیار قائم کرتا ہے بلکہ اپنی اولاد اور گھرانے کی دینی تربیت کی ذمہ داری بھی پوری سنجیدگی سے ادا کرتا ہے۔ انصار اللہ کی شان یہ ہے کہ وہ دنیاوی مصروفیات کے باوجود اللہ تعالیٰ کی عبادت، خلافت کی اطاعت اور خدمتِ دین کو مقدم رکھتے ہیں۔

اسی کے ساتھ ایک مومن ناصر ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتا ہے کہ مال کی محبت اور اولاد کی محبت کہیں اسے خدا تعالیٰ کی یاد، اس کی اطاعت اور اس کے حقوق سے غافل نہ کر دے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہر چیز پر مقدم رکھتا ہے تو یہی نعمتیں—مال اور اولاد—اس کے لیے برکت، نیکی اور قربِ الٰہی کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ یہی عملی نمونہ نسلوں کی اصلاح، گھروں میں برکت اور جماعت کی مضبوطی کا حقیقی سبب بنتا ہے۔

پس ہمیں غور کرنا چاہیے کہ کیا ہمارا مال ہمیں نماز سے روک رہا ہے؟

کیا ہماری اولاد کی مصروفیات ہمیں دینی ذمہ داریوں سے غافل کر رہی ہیں؟

اگر ایسا ہے تو ہمیں فوری اصلاح کی ضرورت ہے۔

اصل کامیابی یہی ہے کہ انسان دنیا میں رہتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط رکھے۔

اپنے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے، اور اپنی اولاد کی ایسی تربیت کرے کہ وہ بھی اللہ کی یاد میں زندگی گزاریں۔

آخر میں، میں یہی عرض کروں گا کہ ہم سب عہد کریں کہ:

- ہم اپنے مال کو اللہ کی رضا کے لیے استعمال کریں گے
- اپنی اولاد کی دینی تربیت کو اہمیت دیں گے
- اور ہر حال میں اللہ کے ذکر کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں گے

یا اللہ! ہمیں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے اور مال و اولاد کو تیرے ذکر سے غافل نہ ہونے دینے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

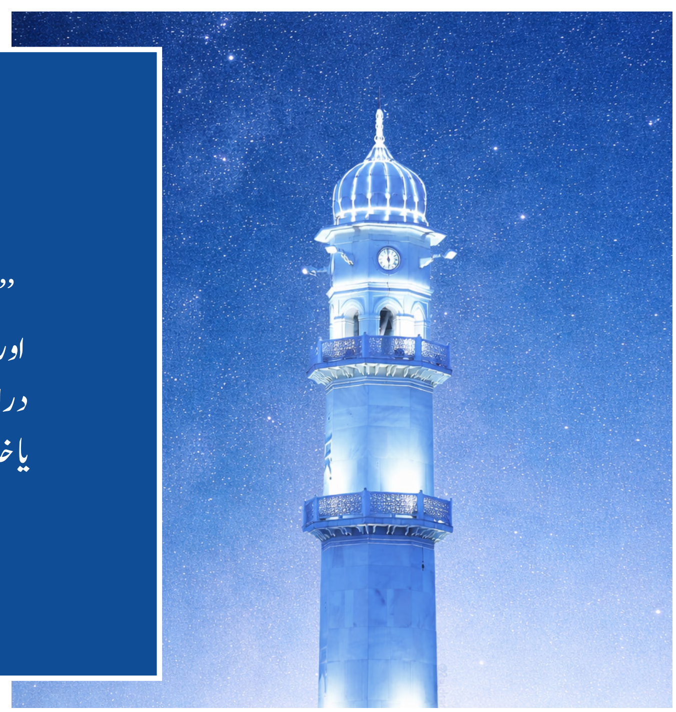

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”انسان میں ایک ملکہ اختظاظ کا ہوتا ہے کہ وہ دوسروں سے حظ اُٹھاتا ہے اور اس کے نفس کو دھوکا لگتا ہے کہ مَیں اس مضمون سے سرور پا رہا ہوں مگر در اصل نفس کو صرف حظ درکار ہوتا ہے خواہ اس میں شیطان کی تعریف ہو یا خدا کی۔ جب یہ لوگ اس میں گرفتار ہو کر فنا ہو جاتے ہیں تو ان کے واسطے شیطان کی تعریف یا خدا کی سب برابر ہو جاتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 486)

زاوية العرب

آية قرآنية – تثبت أن المسيح الموعود لن ينزل من السماء الدنيا ولن يأتي من بني إسرائيل

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِي لَا يُشْرِكُوْنَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (النور:56)

تعليق:

وعد الله تعالى في هذه الآية الذين آمنوا وعملوا الصلحت، ليستخلفنّهم في الأرض بالفضل والعنايات، كما استخلف الذين من قبلهم من اهل الصلاح والتقاة. فثبت من القرآن ان الخلفاء من المسلمين الى يوم القيامة، وانه لن يأتي احد من السماء، بل يُبعَثون من هذه الأمة.

قد قال الله في هذا الوعد لأمة سيدنا محمد ﷺ لمن آمن منهم، "مِنْكُمْ"، وما قال "مِن بني اسرائيل"، وهذا فيه دليل كاف لمن يبغي الحق ويطلب الدليل على ان من يأتي في آخر الزمان منقذا سيكون من امة سيدنا محمد ﷺ وليس من بني اسرائيل. ان الله تعالى قد جعل الخلفاء كلهم من هذه الأمّة بالعنايات، فكيف يأتي المسيح الموعود من السمٰوٰت؟ اليس المسيح الموعود من الخلفاء، فكيف تحسبونه من بني اسرائيل ومن تلك الأنبياء؟ من قوله تعالى كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ في هذه سورة النور، يوجب ان يكون المسيح الآتي من هذه الأمّة، لا مِن غيرهم بالضرورة. فان لفظ كما يأتي للمشابهة والمماثلة، والمشابهةُ تقتضي قليلا من المغايرة، ولا يكون شيءٌ مُشابِهَ نفسِه كما هو من البديهيات. فثبت بنصٍّ قطعيّ ان عيسى المنتظَر من هذه الأمة، وهذا يقينيٌّ ومنزّهٌ عن الشبهات. هذا ما قال القرآن ويعلمه العالمون.

حديث شريف
تأثير مجالسة الصالحين، وتأثير مجالسة السيئين

عن ابي موسى الأشعري رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ''مثل الجليس الصالح والجليس السوء كمثل صاحب المسك وكير الحداد، لا يعدمك من صاحب المسك: اما تشتريه، او تجد ريحه. وكير الحداد يُحرق بدنك او ثوبك، او تجد منه ريحا خبيثة''. (صحيح البخاري، كتاب البيوع)

تعليق:

مُص، ولا يكون شيءٌ مُشابِهَ نفسِه كما هو من البديهيات. فثبت بنصٍّ قطعيّ ان عيسى المنتظَر من هذه الأمة، وهذا يقينيٌّ ومنزّهٌ عن الشبهات. هذا ما قال القرآن ويعلمه العالمون۔

حديث شريف: احبةُ الصَّالحينَ ومُجالستُهم مِن شِيَمِ الأخيارِ، وهو طَريقٌ لنَيلِ السَّعادةِ في الدّاريْنِ، امّا مُصاحبةُ الأشرارِ الطّالِحين فمِن شِيَمِ ضِعافِ النُّفوسِ، وطَريقٌ للخَسارةِ والبَوارِ۔ في الحديثِ حَثٌّ وتَرغيبٌ على مُجالَسةِ اهلِ الطاعةِ والصَّلاحِ، ومُجانَبةِ اهلِ الفَسادِ واصحابِ الخُلقِ السَّيِّئِ، لذلك قال الله تعالى في القرآن الكريم: كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ حين يجالس الانسان صالحا وصادقا، يؤثر فيه الصدق، اما الذي يختار مجلس الأشرار والسيئين تاركا صحبة الصالحين فان السيئة تؤثر فيه، وقد ورد ان المكان الذي تصدر فيه الاساءة الى الله والرسول فانهضوا منه فورا، اما الذي لا ينهض حتى بعد الاستماع الى الاساءة فهو يعدّ منهم. فالذي يصاحب الصادقين والأبرار يعد منهم، قد ورد في الحديث ان الله سبحانه وتعالى يبعث الملائكة الى الدنيا فيحضرون مجلس الطيبين وعندما يعودون يسألهم الله ماذا راوا هناك؟ فيقولون قد راينا اناسا في مجلس يذكرونك ولم يكن فلان منهم فيقول الله سبحانه وتعالى كلا بل هو ايضا منهم لأنهم قوم لا يشقى جليسهم. يتبين من هنا جليا كم من فوائد تكمن في صحبة الصادقين، فالذي يبتعد عن صحبة هؤلاء الأبرار لشقي جدا.

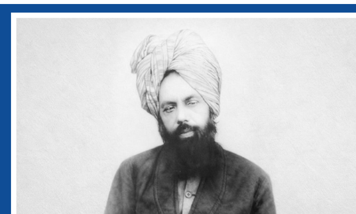

من كلام الامام عليه السلام
حقيقة البيعة

التمس مرزا احسن بيك بن مرزا اعظم بيك البيعة، فقال حضرته عليه السلام:

''يمكن ان تبايع يوم الجمعة القادمة، ولكن تذكّر انه لا بد من احداث التغيّر بعد البيعة، وان لم يُحدث المرء تغيّرا في حالته بعد البيعة فهذا استخفاف بها. البيعة ليست لُعبة الأطفال. المبايع الحقيقي هو ذلك الذي يأتي الفناءُ على حياته السابقة وتبدا حياةٌ جديدة. لا بد من احداث التغيير في كل شيء. ان العلاقات السابقة تنعدم وتبدا علاقات جديدة. عندما كان الصحابة رضي الله عنهم يُسلمون كان بعضهم يواجهون ظروفا

تُكرههم على الانفصال عن اصدقائهم واقاربهم جميعًا. كان عمر رضي الله عنه يجالس ابا جهل قبل الاسلام بل ورد ايضا ان ابا جهل خطط ذات مرة لقتل رسول الله ﷺ وحدد مبلغا من المال ايضا جائزة على ذلك وانُتخب عمر رضي الله عنه لانجاز هذه المهمة، فشحّذ سيفه وظل يتحين الفرصة حتى علم انه ﷺ يصلي في الكعبة عند منتصف الليل، فجاء عمر الى الكعبة واختفى هنالك، وفي هذه الأثناء سمع نداء "لا اله الا الله" من جانب البريّة، ثم ظل الصوت يقترب رويدا رويدا حتى دخل النبي ﷺ الكعبة وصلّى. يقول عمر رضي الله عنه بأنه ﷺ تضرّع طويلا في السجود حتى لم اعد قادرا على استخدام السيف عليه. فلما فرغ ﷺ من الصلاة مشى امامي وتبعتُه. سمع النبي ﷺ صوت وقْع قدميّ وسأل: من انت؟ قلتُ: انا عمر. فقال: يا عمر لا تتركني وشأني نهارا ولا ليلا! يقول عمر بأني شعرتُ بقوله هذا بأنه سيدعو عليّ فقلتُ: لن اوذيك بعد اليوم. لما كان العرب يحافظون على وعودهم بشدة فوثِق النبي ﷺ بقوله. ولكن الحق ان هدايته كانت قد حانت وقال النبي ﷺ في نفسه بأن الله تعالى لن يضيعه. فأسلم عمر رضي الله عنه فانقطعت دفعة واحدة العلاقات والصداقات التي كانت مع ابي جهل والمعارضين الآخرين، وحلّت محلها اخوة جديدة. فلقي ابا بكر والصحابة الآخرين ثم لم يذهب وهله الى العلاقات السابقة قط.

خلاصة الكلام انه لا بد من تحمل ابتلاءات كثيرة في هذه الجماعة، ولا بد من قبول الموت مرارا وتكرارا. نقرُّ ان الذين يدخلون هذه الجماعة منهم الجبناء ومنهم الشجعان، وبعض الجبناء ينفصلون نظرا الى كثرة القوم فقط. فالانسان يحاول ان يَثبت على ما قاله، ولكن الوقوف في وجه الابتلاء صعب. يقول الله تعالى: أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ (العنكبوت:3) باختصار، الامتحان ضروري. الذي يدخل هذه الجماعة لا بد له من مواجهة الابتلاء. هناك كثير من الناس، هم في جانب وآباؤهم في جانب آخر.

(ملفوظات، مجلد 3، ص 129-131)

في رحاب التفسير

من التفسير الكبير لحضرة الحاج مرزا بشير الدين محمود أحمد رضى الله عنه، الخليفة الثاني للمسيح الموعود عليه السلام

وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا (النصر:4)

التفسير:

بقي سؤال آخر وهو: اذن، ما هو مفهوم الآيات التي ورد فيها لفظ الذنب مع الاستغفار بحق النبي ﷺ؟ لأن معنى الذنب كما ورد في القواميس هو الجُرم، وعليه، فقوله تعالى وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ (غافر:65، ومحمد:20) سيعني: يا محمد، استغفرْ لجريمتك.

اما الجواب: فيجب الا يغيبنّ عن البال بهذا الصدد ما قلته من قبل بأن رسول الله ﷺ هو النبي العظيم الذي لا يحظى الانسان بوصال الله نتيجة اتّباعه فحسب، بل يصبح محبوبا عند الله تعالى، ثم انه ﷺ النبي الذي قد جعله الله تعالى قدوة للعالم، واعتبر اقواله وافعاله اقوالاً وافعالاً لله؛ وعليه فمن المحال ان يكون القرآن قد قال في اي مكان انه آثم. انه ﷺ قد جاء لانقاذ العالم من الاثم، ولو كان آثمًا بنفسه، فكيف يخلص الآخرين من الآثام؟ فثبت ان الآيات التي ورد فيها لفظ الذنب بحق الرسول ﷺ، لا يمكن ان تعني على ضوء ما ذكره القرآن من مكانته ﷺ العليا ان يكون الرسول

ﷺ قد أمر بالاستغفار بسبب آثام ارتكبها، وانما كان استغفاره بمفهوم آخر. ولمعرفة ذلك المفهوم هلمّ ننظر في الآيات كلها التي ورد فيها لفظ الذنب بحقه ﷺ.

والآية الأولى هي قول الله تعالى:

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ (غافر:56)

والآية الثانية هي قوله تعالى:

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلا اللهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ (محمد:20)

والآية الثالثة هي قوله تعالى:

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا (الفتح:2-3)

وهناك فرق بين ما ورد في آيات سورة الفتح وما ورد في سورتي محمد وغافر، وهو ان الله تعالى قال في سورتي محمد وغافر: وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ، بينما قال في سورة الفتح: لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ ... اي ان الله تعالى قد غفر لك كل ذنوبك. ولفهم هذه الآيات، يجب ان نتوجه اولاً الى المعاجم التي ورد فيها: الغَفْر هو التغطية، بينما ورد عن الذنب: ذَنَبَه ذنَبًا: تلاه فلم يفارق اثره. وذنّب العمامةَ: افضلَ منها شيئا وارخاه (الأقرب)

اذن، فالذنب: هو ما يأتي فيما بعد، او هو الشيء الزائد، وعليه، فغَفْرُ الذنب يعني تغطية الشيء الزائد او تغطية مفاسد الأحداث الآتية، ومن ثم فان استغفار الرسول ﷺ لذنبه يعني: ان يدعو الله تعالى بالتوفيق لحمل امور النبوة التي تفوق طاقته البشرية، او ان يستر الله على مفاسد الأحداث الآتية. والتدبر في آيات هذه السور الثلاث التي ورد فيها الذنب بحق الرسول ﷺ يكشف لنا امرًا عجيبا يحلّ ما في هذه الآيات من اشكال حلاً لا يُبقي هناك اي اعتراض. ذلك ان كل هذه الآيات تتحدث عن هلاك اعداء النبي ﷺ وانتصاره عليهم. فأُولى هذه السور هي سورة غافر وهي مكية وقال الله فيها: فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ... اي يا محمد، اصبرْ على اذى العدو وانتظرْ اليوم الذي تنتصر عليهم، فيصبحون نادمين، واعلمْ ان وعد الغلبة هذا يتحقق حتمًا، وسوف تفتح مكة ايضا، فاستغفرْ لذنبك. وسبق هذه الآياتِ قول الله تعالى:

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَى وَأَوْرَثْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ هُدًى وَذِكْرَى لِأُولِي الْأَلْبَابِ (غافر:52-55).

وكما قلت من قبل، فقد نزلت هذه الآيات في مكة حين كان المسلمون عرضةً للتعذيب الشديد، فقال الله لهم: ايها المسلمون، لا تضيقوا ذرعًا، واعلموا اننا ننصر رسلنا والمؤمنين بهم في هذه الدنيا، وسننصرهم يوم الفصل حين يقوم الشهود للادلاء بشهاداتهم، يومئذ لن تنفع العصاة معذرتُهم شيئا، وسوف يُبعدون عن الله تعالى وسوف يدخلون دار السوء، ويعيشون فيها. واعلموا اننا قد آتينا موسى الهدى، واورثنا بني اسرائيل التوراة التي كان فيها هدى وتذكير للناس.. اي كما ان بني اسرائيل ورثوا الأرض المقدسة ببركة التوراة، واوتوا حظًّا من نعم الله تعالى، كذلك سيُعطي الله المسلمين كتابا كاملا، ويكتب لهم الغلبة المادية على العالم، فيستولون على مكة التي هي مكانهم المقدس، والتي هي في قبضة اعدائهم حاليا. وبعد نبأ الغلبة هذه يقول الله تعالى فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ... اي: ايها الرسول، لا تستعجلْ في تحقُّق وعد الغلبة هذه، بل اصبرْ، فانه سيتحقق لا محالة، انما عليك ان تستغفر لذنبك. فتجد هنا ان الله تعالى قد اخبرَ نبيه ﷺ بهلاك اعدائه اولاً، ثم بغلبته وفتح مكة، ثم امَره بالاستغفار. -يتبع-

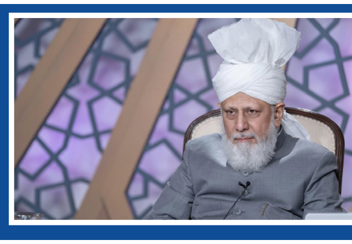

نصائح من سيدنا أمير المؤمنين أيده الله بنصره العزيز بمناسبة جلسة سنوية

" تذكروا دائما ان الخلافة التي تحتفلون بمرور مائة سنة على قيامها لنعمةٌ عظيمة من الله تعالى وعد بها ذوي الايمان القوي والقائمين بالأعمال الصالحة، لذا علينا ان نرفع مستويات عباداتنا ونحافظ على صلواتنا دائما. لقد خصّ الله تعالى بوعد الخلافة قومًا يعملون الصالحات ويعبدون الله تعالى، لذا فلا بدلكم من ان تحدثوا في نفوسكم تغييرات طيبة باهتمام كبير. لقد شاهدتْ جماعتنا بنيجيريا بركات الخلافة بنفسها، فعليكم ان تقدِروا هذه النعمة حق قدرها. تعلمون جيدا مصير القوم الذين انشقوا منا وخرجوا مع مساجدهم من طاعة الخلافة الحقة، حتى لم تعد حالتهم جديرة حتى بالذكر. واما الذين ظلوا متمسكين بنعمة الخلافة وبذلوا جهدهم للوفاء بعهد بيعتهم فقد بارك الله فيهم بركات كثيرة. فترون اليوم تقدُّمَ الجماعة في كل مدينة في بلادكم. ان وجودكم هنا بالآلاف لدليل ساطع على ان البركات كلها منوطة بالخلافة فقط. فانتبِهوا جيدا الى اداء مسؤولياتكم دائما. وفّقكم الله تعالى لأداء واجباتكم وللاستفادة من هذه النعمة دوما، آمين."

(مقتبس من خطبة الجمعة لسيدنا امير المؤمنين ايده الله تعالى بنصره العزيز، الخليفة الخامس للمسيح الموعود عليه السلام في 2008/5/2، مفتتحا الجلسة السنوية في نيجيريا)

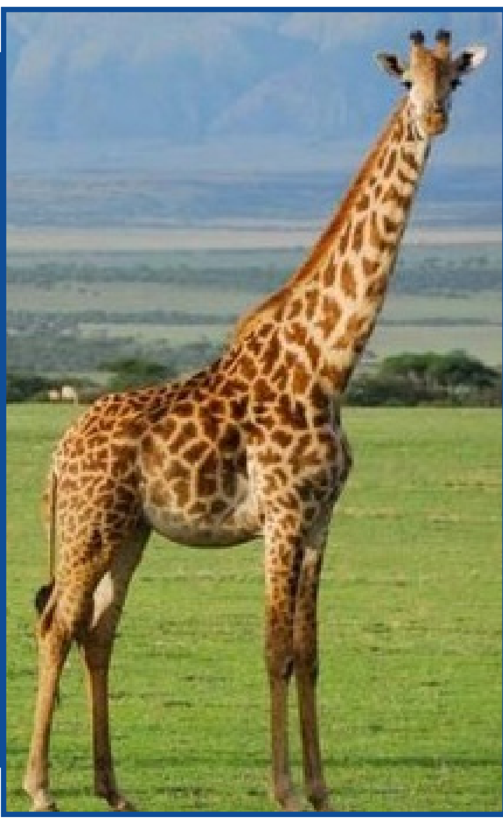

معلومة عن الزّرافة

هل تعلم ان عنق الزّراقة يحتوي على نفس عدد الفقرات التي يحتويه عنق الانسان؟

تمتلك الزرافة سبع فقرات عنقية فقط، وهو نفس عدد الفقرات الموجودة في عنق الانسان ومعظم الثدييات الأخرى.

فما هو سر هذا الطول اذن؟

يكمن الاختلاف في حجم كل فقرة؛ حيث يبلغ طول الفقرة الواحدة في عنق الزرافة حوالي 52 سنتيمتراً (01 بوصات)، مما يمنحها رقبة هائلة الطول تصل الى قرابة المترين.